(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

بھگوان کرشن

کا

اوتار

Lord Krishna`s Second Advent

Language:- Urdū

بسم اللہ الرحمان الرحیم

خدا کا یہ ایک ازلی قانون ہے کہ جب بھی دنیا میں ضلالت اور گمراہی پھیل جاتی ہے اور لوگوں کے دل خدا کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور خدا کی صحیح عبادت اور سچی پوجا دنیا سے ختم ہونے لگتی ہے تب وہ رحیم خدا اپنا پیغام دے کر کسی نہ کسی شخص کو بھیجتا ہے جو دنیا میں آ کر لوگوں کی روحانی بیماریوں کو دور کر کے ان کے لئے ایک ایسا راستہ تیار کرتا ہے جس پر چل کر وہ پھر خدا کے آستانہ پر پہنچتے ہیں۔ یہ ایک ایسا اصول ہے کہ کوئی بھی مذہبی عالم اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ یوگراج آنند بھگوان کرشن اسی اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گیتا میں ارجن کو یہ ضروری نصیحت کرتے ہیں کہ:۔

''اے ارجن! جب بھی دنیا سے مذہب ختم ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ دہریت لے لیتی ہے تب میں مذہب کو قائم کرنے کی خاطر اور دہریت کو ختم کرنے کے لئے جنم لیتا ہوں۔ نیک لوگوں کی حفاظت اور دشمنوں کو ختم کر کے مذہب کو قائم کرنے کے لئے میں ہر زمانہ میں جنم لیتا ہوں''۔

کرشن بھگوان کے ظاہر ہونے کی نشانیاں

اس لئے اس سنہری اصول کو اجاگر کرنے کے لئے اور مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لئے بزرگوں نے کچھ نشانیاں بتائی ہیں۔ جو نشانیاں جب دنیا میں ظاہر ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ کرشن بھگوان کا جنم ہوگا۔ مثلاً مہابھارت میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

''آخری زمانے میں اندھا دھند دہریت کی حکومت ہوگی۔ جھوٹ، فریب، قتل، غصہ اور لالچ کا دور دورہ ہوگا۔ انسان کو برے افعال سے رغبت اور نیک اعمال سے نفرت ہو چکی

فائل ٹریننگ

ہوگی۔ چلہ کشی، عبادت جیسے نیک کاموں کو برہمن چھوڑ دیں گے۔ پاک اور ناپاک چیزوں میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ اونچ نیچ کو واہیات سمجھیں گے۔ بہادروں کو عوام کی حفاظت کرنے سے نفرت ہوگی۔ اور جرأت اور بہادری کھو بیٹھیں گے۔ غلہ اور پھل بدمزہ ہوں گے۔ کم عمر بچوں والے ہوں گے۔ آٹھ سال کی کنواری بیٹا جنے گی۔ گائیوں کا دودھ کم ہو جائے گا۔ موسم پر بارشیں نہیں ہوں گی۔ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں قحط ہوگا۔ ناخن اور بال بڑھا کر لوگ بڑے بنیں گے۔ عورتوں کے چال چلن خراب ہو جائیں گے۔ خاوندوں کے ہوتے ہوئے نوکروں کے ساتھ بے حیائی کریں گی۔...... شراب خانے آباد ہوں گے۔ اور عبادت گاہیں ویران ہوں گی۔ جہاں پہلے مذہب تھا وہاں دہریت کا زور ہوگا۔''

(مہابھارت بن پرب ۶۸۶، ۶۸۷)

پھر آگے لکھا ہوا ہے کہ:۔

''جب آخری زمانہ آئے گا تب دنیا کا رخ ہی بدل جائے گا۔ دنیا میں ایسے ایسے گناہ ہوں گے کہ زمین ڈوبنے لگے گی۔ بچے ماں باپ کو بیوقوف سمجھیں گے۔ عورتیں لڑائی جھگڑوں سے مردوں کو تنگ کریں گی۔ جب اس طرح مذہب پر عمل ختم ہونے والا ہوگا تب خدا تعالیٰ رحم کرتے ہوئے کلنکی بھگوان اوتار (یعنی آنے والا موعود نبی) کو بھیجے گا۔ تب گناہوں کی کشتی ڈوبے گی اور مذہب کی بیل سرسبز ہوگی''۔

(مہابھارت۔ ۶۸۹)

یہ وہ نشانیاں ہیں جن کو مقدس بزرگوں نے اپنی مذہبی کتابوں میں اس لئے بیان فرمایا ہے کہ جب دنیا کی یہ حالت ہو تو سمجھدار لوگ سمجھ لیں کہ اب کلنکی بھگوان (آنے والا موعود نبی) جنم لے کر دنیا کے گناہوں کو ختم کر کے مذہب کی حفاظت کرے گا۔

موجودہ زمانہ

اس وقت زمانے کی حالت کلیۃً تبدیل ہو چکی ہے اور جس طرح بزرگوں نے بتایا ہے یہ زمانہ ہر قسم کے گناہوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ وہ کوئی ایسی برائی اور گناہ نہیں جو موجودہ زمانہ میں نہ ہو؟ مذہب کا صرف نام رہ گیا ہے۔ ایمان کا وجود دنیا سے غائب ہو کر آسمان پر چلا گیا ہے۔ گھر گھر اور گلی گلی میں گناہوں کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ لوگوں کی باتوں اور عمل میں زمین اور آسمان کا فرق ہے پنڈت، پادری، گرنتھی اپنے اپنے مذاہب کو چھوڑ چکے ہیں۔ ایمان کا اظہار صرف ان کی زبان پر ہی ہے۔ دل ایمان کے نور سے خالی اور مذہب سے دور ہو چکے ہیں۔ ایسی حالت میں چاہئے کہ کلنکی بھگوان (آنے والا موعود نبی) جنم لے کر دنیا میں دعوت الی اللہ کریں۔ اس زمانے کی خبر سارے مذاہب میں دی گئی ہے۔ اور تمام مذاہب کے بزرگ اس زمانہ کی برائیوں سے تنگ آ کر آسمان پر نظریں گاڑے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگ رہے ہیں۔ رات دن رو رو کر یہ دعائیں کر رہے ہیں کہ:۔

''اے اللہ! تیرا وعدہ کیا ہوا کہ نیکوں کی حفاظت کے لئے میں دنیا میں اوتار (نبی) بھیجتا رہوں گا۔ اب یہ وقت ہے جو تو اپنے وعدہ کو پورا کر کے اپنے کسی بھگت (مذہبی راہنما) کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیج۔ اگر تو نے ہماری دعا کو قبول نہ کیا تو پھر دنیا میں تیرا نام لیوا نہ ملے گا''۔

آج ہندو قوم کا ہر چھوٹا بڑا آسمان کی طرف دیکھ کر حضرت کرشنؑ مہاراج کے انتظار میں آنکھیں بچھائے بیٹھا ہے۔ ان کے اخباروں رسالوں، نظموں، نثروں اور لیکچروں میں حضرت کرشنؑ کے آنے کے لئے عرض کیا گیا ہے کہ اے کرشنؑ! اگر اب بھی آپ نہ آئے تو پھر زمانے سے مذہب کا نام مٹ جائے گا۔ اس لئے آپ

جلدی اوتار (نبی) بھیج کر مذہب کو قائم کریں۔ اس لئے ان ہندوؤں میں سے کچھ معتبر لوگوں نے زمانے کی بدلی ہوئی حالت سے متاثر ہو کر کرشن مہاراج کو اس کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے مندرجہ بالا دعا کی ہے۔

ایڈیٹر ملاپ اور موجودہ زمانہ:

ہندوؤں کے اخبار ''ملاپ'' کے ایڈیٹر صاحب نے اس زمانے کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے:۔

''میں جب یہ نظارہ دیکھتا ہوں تب میری آنکھیں جو لکھو کھہا سال پہلے کے بھارت دیس کو دیکھ رہی تھیں وہ موجودہ زمانہ کی طرف لوٹ آتی ہیں لکھو کھہا برس پہلے جن دشمنوں کو حضرت رامچندرؑ نے بھگا دیا تھا وہ آج اس قدر بڑھ گئے ہیں جو آگے، پیچھے، دائیں، بائیں وہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ گھر گھر میں نفرت کی آگ جل رہی ہے۔ بڑے چھوٹوں کو اور چھوٹے بڑوں کو کھا رہے ہیں۔ بادشاہوں کی حکومتیں خطروں میں ہیں۔ غریبوں کی جھونپڑیاں گر رہی ہیں۔ نہ بادشاہ کے دل کو چین ہے اور نہ ہی مفلسوں کو دلی سکون ہے۔ خودغرضی اور عیاشی کا دور دورہ ہے۔ دوسروں کا خون چوس کر اپنے جسم کی پرورش کرنے کا جذبہ پورے جوبن پر ہے۔ فساد کی آگ بھڑک رہی ہے۔ خیالوں کے شعلے جل رہے ہیں۔ جھوٹ، فریب اور عیاری کی آگ میں لوگ جل رہے ہیں...... مطلب یہ کہ دشمنوں کی فوج نے ساری دنیا کو ایک آگ کی بھٹی میں تبدیل کر دیا ہے اور بھارت دیس تو خاص طور پر بہشت کی بجائے دوزخ بن چکا ہے''۔

(اخبار ''ملاپ'' ۸ نومبر ۱۹۳۱ء)

ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کی رائے:

مشہور کانگریسی لیڈر ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے ایک مضمون اخبار ''تیج'' کے کرشن نمبر میں لکھا ہے۔ جس میں وہ کرشن بھگوان کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

''دیکھو بھگوان! کان کھول کر سنو۔ آپ نے دیوتاؤں کو بھی کھری کھری سنائی تھیں۔ ہم بھی آپ کو کھری کھری سناتے ہیں کہ اگر تو نے ہماری طرف دھیان نہ دیا تو پھر ہم بھی آپ کو بھلا دیں گے، نہ ہم رہیں گے اور نہ ہی آپ کا کوئی پیرو کار رہے گا۔ آپ کے نام کا بھی ہمارے نام پر ہی دارومدار ہے۔ غصہ نہ کرنا۔ ہر روز آپ کو بلاتے اب ہم بھی مایوس ہو گئے ہیں۔ اور آپ ایسے ہیں کہ آنے کا نام نہیں لیتے اور اس طرف آپ کا خیال ہی نہیں! الٹیمیٹم دیں؟ آخری بات کہیں؟ اگر اب بھی ہماری چیخوں اور پکاروں پر آپ کو رحم نہ آیا اور ہماری حالتِ زار پر رحم نہ آیا تو پھر ہم بھی آپ سے روٹھ جائیں گے اور آپ کو یاد کرنا چھوڑ دیں گے، ہماری وفا میں تبدیلی ہونے کا امکان ہے''۔

(اخبار ''تیج'' کا کرشن نمبر ستمبر ۱۹۳۱ء)

مسٹر شانتی پرشاد صاحب بی اے ایل ایل بی کی رائے:

اسی طرح ایک اور لیڈر لکھتا ہے کہ:

''گزشتہ ایک ہزار سال سے لے کر ہندوستان میں جو آفتیں نازل ہوئی ہیں ان کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ لیکن بیسویں صدی میں سوشل زون اور پولیٹیکل پستی انتہائی حالت تک پہنچ گئی ہے۔ اگر بھگوت گیتا میں کرشن بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو پھر اس کے اوتار (نبی) کی سب سے بڑھ کر ضرورت آج کل ہے۔ اس لئے اے بھگوان کرشن! آؤ، جنم لو! دنیا سے ناپاکی کو دور کریں، مذہب پھیلائیں...... اور یہ وعدہ پورا کریں۔

چو مینار دیں سست گردد بسے — نمائید خود را بشکل کسے

(''تیج'' کا کرشن نمبر ۱۷ اگست ۱۹۳۰ء)

ان حوالہ جات سے یہ بات اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ اس زمانے میں ہندو بھی اس ضرورت کو بہت محسوس کر رہے ہیں کہ کلنکی

بھگوان (آنے والا موعود نبی) جنم لے کر ہمارے دکھوں کو دور کریں، یہ احساس اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وہ بے چین ہو رہے ہیں، بلکہ وقت اور زمانے کی ضرورت سے تنگ آ کر وہ اس طرح مایوسی کی باتیں کرنے لگے ہیں کہ اگر کرشن بھگوان نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو پھر ان کا نام لیوا بھی کوئی نہیں رہے گا۔

جب زمانے کی یہ حالت تھی اور لوگ روحانی پانی کے لئے راہیں دیکھ رہے تھے اور روحانی دعوت کے بغیر یہ روحانی طور پر مرنے والے تھے تو اچانک اس خدا نے جس نے ہر موقع پر اپنے بھگت کے دکھوں کو دور کیا۔ اس موقع پر بھی اس نے ان لوگوں کی پکار کو سنا اور ان کے روحانی دکھوں کو دور کرنے کے لئے اپنی طرف سے ایک اوتار (نبی) کو بھیجا جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ آپ نے خدا سے ہدایتیں پا کر لوگوں کو خداتعالیٰ کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے کے لئے بلایا۔ اور کہا کہ اے میرے ہندو بھائیو! مجھے خداتعالیٰ نے آپ کے روحانی اور جسمانی دکھوں کو دور کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ اگر خداتعالیٰ کا دیدار کرنا چاہتے ہیں تو میری جماعت میں آؤ۔ میں آپ کو وہ راستہ بتاؤں گا جس پر چلنے کی وجہ سے آپ لوگ خداتعالیٰ تک پہنچ سکیں گے۔ جیسا کہ حضرت کرشن قادیانیؑ نے اپنے دعویٰ کو ان پاک لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

''میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس (۲۰) برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے.......... اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا، جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا، وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور با اقبال تھا، جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانے کا درحقیقت نبی تھا، جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا، وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے، سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا.......... سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں''۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد۲۰۔ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

آخری نوید۔ خوشخبری:

میرے ہندو بھائیو! آپ لوگ صاف دل کے ساتھ بھگوان کلنکی اوتار (آنے والے موعود نبی) کی زندگی پر غور کریں اور اگر اس کی سچائی آپ پر ظاہر ہو جائے تو آپ فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہو کر روحانی پانی سے اپنی روح کو پاک کریں۔ خداتعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین